مفکرِ ملت حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

آزادیٔ ہند کے بعد ہندوستانی مسلمانوں کو مخلص قیادت کی سخت ضرورت تھی اور وہ اللہ رب العالمین نے اپنے فضل و کرم سے امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، مجاہدِ ملت حضرت مولانا حفظ الرحمان صاحبؒ اور مفکرِ ملت حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیتوں میں عطا فرمائی۔ ان قائدین نے ۱۹۴۷ء کے پُرآشوب دور میں جبکہ ملک میں فرقہ پرستی کا عروج تھا اپنے فکر و تدبر سے فرقہ پرستی کی آگ کو بھڑکنے نہ دیا۔ تبادلۂ آبادی کی صورت میں جس طرح ملک میں افراتفری کا عالم تھا اور مسلمان آزمائش میں مبتلا تھا اس وقت اگر یہ قائدین نہ ہوتے تو تصور کیجئے کہ ملک میں مسلمانوں کو کس قدر سخت مصائب سے گذرنا پڑجاتا۔ مصائب سے تو بیشک مسلمان گذرے ہی لیکن ان حضرات کی قیادت کی بدولت مسلمانوں کو مصائب سے جلد چھٹکارہ نصیب ہوگیا۔ اور ملک کا آئین جب بنا تو اس میں مسلمانوں کے لئے ہندوستان میں رہنے کے لئے باعزت مقام حاصل ہوگیا اور یہ بہت اہم بات تھی جسے ہم قائدین کی فہم و فراست ہی کا پرتو کہہ سکتے ہیں۔ پھر ایک دور ایسا بھی آیا جب ہندوستان کا صفِ اول کے لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو انجہانی ہوگئے اس وقت ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے پھر مسائل پیدا ہوگئے ایسی صورتحال کی موجودگی میں حضرت مفکرِ ملت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ کی دانشمندانہ رہنمائی نے مسلمانوں کو ایک بار پھر ناامیدی کی غار سے باہر نکالا۔ حضرت مفکرِ ملت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ نے ڈاکٹر سید محمودؒ اور ڈاکٹر عبدالجلیل فریدیؒ جیسے مخلص ساتھیوں کی رفاقت کے ساتھ مسلم مجلس مشاورت کے ذریعہ ہندوستانی مسلمانوں کی ناامیدی ختم ہوئی اور انہیں نئی کروٹ اور راحت نصیب ہوئی۔

مفکرِ ملت مفتی صاحبؒ آخر وقت تک ہندوستانی مسلمانوں کی کامیاب قیادت کرتے رہے۔ ہر لحاظ سے انہوں نے مسلمانوں کی رہنمائی کی چاہے وہ سیاست کے میدان میں ہوں یا علم و ادب اور دین و مذہب کے میدان میں ہوں۔ مسلمان ہر حال میں ان کی قیادت سے مطمئن و مسرور رہے۔ مفتی صاحبؒ کے دل میں قوم و ملک کی بے پناہ ہمدردی کا جذبہ

تھا۔ خدمت دین کی لگن تھی۔ ملک و بیرون ملک میں ان کی خدمات کی ستائش کی گئی بیشتر بہان کی کتابیں اہل علم کی نظر میں قابل قدر ہیں۔ ادارہ ندوۃ المصنفین کے ذریعہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر انھوں نے قابل لوگوں کی ٹیم علمی دنیا کے سامنے متعارف کی۔

حضرت مولانا سعید احمد اکبر آبادی کی ادارت میں رسالہ "برہان" ۱۹۳۸ء حضرت مفتی صاحبؒ نے جاری کیا۔ جو آج تک علم و ادب دین و فقہ کی عظیم خدمات میں مستعد عمل ہے۔ عرب و عجم سب ہی جگہ مفتی صاحب کی علمی ادبی اور دینی خدمات کو ہمیشہ یاد کیا جاتا رہے گا۔ اور ہندوستانی مسلمان احسان مندی کے ساتھ ان کی مخلصانہ قیادت کے لطف و کرم کو برسوں یاد کرتے رہیں گے۔

۱۲ مئی ۱۹۸۴ء کو ان کی وفات ہوئی تھی جب ہی سے ان کی قیادت کا خلا پر نہ ہو سکا ہے۔ کیونکہ مفتی صاحبؒ مخلص تھے، درد مند تھے مفکر و مدبر تھے، شاکر و صابر تھے انہیں خوف خدا تھا۔ ان کا ہر قدم ہر عمل اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے تھا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

بقیہ: عہد مغلیہ یورپی سیاحوں کی نظر میں

اور چاندی سے اعلیٰ پیمانے پر آراستہ ہوتی تھیں" مزید براں کھانے کے اپنے برتنوں میں وہ افراط سے سونے چاندی کا استعمال کرتے تھے لیکن بیشتر ان کا استعمال حرم میں کیا جاتا تھا۔ نتیجتاً عموماً نوکروں کے علاوہ دوسرے لوگ انہیں بہت کم دیکھ پاتے تھے۔ (جاری ہے)

تاریخ ملت

مکمل تاریخ اسلام گیارہ جلدوں میں

مؤلفہ قاضی زین العابدین صاحب، مفتی انتظام اللہ شہابی ؒ

کامل سیٹ غیر مجلد قیمت ۔/۱۷۰ روپے اور کامل سیٹ مجلد قیمت ۔/۲۹۰ روپے